ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ الاعراف

آیات ۱۳۸ تا ۱۴۳

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى
اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ
وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٠﴾
وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا
بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ
وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ
رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ
فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٤٣﴾

ت ب ر

تَبِرَ يَتْبَرُ (س) تَبَرًا : ہلاک ہونا' برباد ہونا۔

تَبَارٌ (اسم ذات) : تباہی' بربادی۔ ﴿وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾﴾ (نوح) ''اور تو زیادہ نہ کر ظالموں کو مگر تباہی میں۔''

© rasailojaraid.com

تَبَّرَ یُتَبِّرُ (تفعیل) تَتْبِیْرًا : تباہ کرنا' برباد کرنا۔ ﴿وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿٣٩﴾﴾ (الفرقان) ''اور سب کو ہم نے برباد کیا جیسا برباد کرنے کا حق ہے۔''

مُتَبَّرٌ (اسم المفعول اور ظرف) : (۱) برباد کیا ہوا (۲) برباد شدہ جگہ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۳۹۔

ج ل و

جَلَا یَجْلُوْ (ن) جَلْوًا : کسی چیز کو آشکارا کرنا' نمایاں کرنا۔

جَلَاءً : کسی کو شہر سے نکالنا' جلاوطن کرنا۔ ﴿وَلَوْلَا اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ﴾ (الحشر:۳) ''اگر نہ ہوتا کہ لکھا اللہ نے ان پر جلاوطن کرنا تو وہ ضرور عذاب دیتا ان کو دنیا میں۔''

جَلّٰی یُجَلِّیْ (تفعیل) تَجْلِیَةً : کسی چیز کو خوب روشن کرنا۔ ﴿وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ﴿٣﴾﴾ (الشمس) ''قسم ہے دن کی جب وہ خوب روشن کر دے اس کو۔''

تَجَلّٰی یَتَجَلّٰی (تفعّل) تَجَلٍّ : خوب روشن ہونا' جلوہ افروز ہونا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

د ک ک

دَكَّ یَدُكُّ (ن) دَكًّا : کسی چیز کو کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کرنا' ہموار کرنا۔ ﴿وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿١٤﴾﴾ (الحاقة) ''اور اٹھائی جائے گی زمین اور پہاڑ پھر دونوں کو کوٹ کر ہموار کیا جائے گا' یک بارگی ہموار کرنا۔''

دَكٌّ (اسم ذات بھی ہے) : ہموار زمین۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۳۔

دَكَّاءُ : نرم مٹی کا ٹیلہ۔ ﴿فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ﴾ (الکھف:۹۸) ''پھر جب آئے گا میرے رب کا وعدہ تو وہ بنا دے گا اس کو ایک نرم مٹی کا ٹیلہ۔''

خ ر ر

خَرَّ یَخِرُّ (ض) خَرًّا : بلندی سے پستی میں گرنا۔ آیت زیر مطالعہ ۱۴۳۔

ترکیب

(آیت ۱۳۸) ''جَاوَزَ'' (مفاعلہ) کے معنی ہیں دریا کو پار کرنا۔ با کے صلہ کے ساتھ معنی ہو جاتے ہیں کسی کو پار کرانا۔ ''قَوْمٍ'' نکرہ مخصوصہ ہے جبکہ ''یَعْكُفُوْنَ'' اس کی خصوصیت اور حال ہے۔ (آیت ۱۳۹) ''مَاهُمْ'' مبتدأ مؤخر ہے' ''مُتَبَّرٌ'' اس کی خبر مقدم ہے اور ''فِیْهِ'' متعلق خبر ہے۔ پھر یہ پورا جملہ ''اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ'' کی خبر ہے۔ اسی طرح ''مَا'' مبتدأ مؤخر ہے' ''بٰطِلٌ'' اس کی خبر مقدم ہے اور جملہ فعلیہ ''كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ'' متعلق خبر ہے' اس لیے اس کا ترجمہ حال میں ہوگا۔ (آیت ۱۴۱) ''سُوْٓءَ الْعَذَابِ'' مرکب اضافی ہے لیکن اس کا ترجمہ مرکبِ توصیفی میں ہوگا (دیکھیں آیت ۲/۴۹' نوٹ ۳) ''عَظِیْمٌ'' کی رفع بتا رہی ہے کہ یہ ''بَلَاءٌ'' کی صفت ہے' اگر ''رَبِّ'' کی ہوتی تو ''عَظِیْمٍ'' آتی۔

ترجمہ:

وَجٰوَزْنَا : اور ہم نے پار کرایا	بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ : بنی اسرائیل کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الْبَحْرَ : سمندر کے
عَلٰی قَوْمٍ : ایک ایسی قوم پر
عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّھُمْ : اپنے کچھ بتوں پر
یٰمُوْسَی : اے موسیٰؑ
لَّنَآ : ہمارے لیے
کَمَا : جیسے کہ
اٰلِھَۃٌ : کچھ اِلٰہ ہیں
اِنَّکُمْ : بے شک تم لوگ
تَجْھَلُوْنَ : جو غلط عقائد رکھتی ہے
ھٰٓؤُلَآءِ : یہ
مَّا : وہ
فِیْهِ : جس میں ہیں
مَّا : وہ جو
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا
غَیْرَ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ کو
اِلٰھًا : بطور الٰہ
ھُوَ : اُس نے
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ : تمام جہانوں پر
اَنْجَیْنٰکُمْ : ہم نے تمہیں نجات دی
یَسُوْمُوْنَکُمْ : وہ تکلیف دیتے تھے تم کو
یُقَتِّلُوْنَ : وہ قتل کرتے تھے
وَیَسْتَحْیُوْنَ : اور زندہ رکھتے تھے
وَفِیْ ذٰلِکُمْ : اور اس میں
مِّنْ رَّبِّکُمْ : تمہارے رب (کی طرف) سے
وَوٰعَدْنَا : اور ہم نے وعدہ کیا
ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً : تیس راتوں کا
بِعَشْرٍ : دس سے
مِیْقَاتُ رَبِّهٖٓ : انؑ کے رب کا طے شدہ وقت

فَاَتَوْا : تو وہ پہنچے
یَّعْکُفُوْنَ : جو چپکے بیٹھے ہوئے تھے
قَالُوْا : انہوں نے کہا
اجْعَلْ : آپؑ بنا دیں
اِلٰھًا : ایک الٰہ
لَھُمْ : ان کے لیے
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا
قَوْمٌ : ایک ایسی قوم ہو
اِنَّ : یقیناً
مُتَبَّرٌ : برباد کیا ہوا ہے
ھُمْ : یہ لوگ
وَبٰطِلٌ : اور باطل ہے
کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ : یہ لوگ کرتے ہیں
اَ : کیا
اَبْغِیْکُمْ : میں چاہوں تمہارے لیے
وَّ : حالانکہ
فَضَّلَکُمْ : فضیلت دی ہے تم کو
وَاِذْ : اور جب
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ : فرعون کے پیروکاروں سے
سُوْٓءَ الْعَذَابِ : برے عذاب کی
اَبْنَآءَکُمْ : تمہارے بیٹوں کو
نِسَآءَکُمْ : تمہاری عورتوں کو
بَلَآءٌ : ایک آزمائش تھی
عَظِیْمٌ : ایک بڑی (آزمائش)
مُوْسٰی : موسیٰؑ سے
وَّاَتْمَمْنٰھَا : اور ہم نے مکمل کیا انہیں
فَتَمَّ : تو پورا ہوا
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً : چالیس راتوں کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَقَالَ : اور کہا
مُوْسٰی : موسیٰؑ نے

لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ : اپنے بھائی ہارونؑ سے
اخْلُفْنِیْ : تو میرے پیچھے رہ

فِیْ قَوْمِیْ : میری قوم میں
وَاَصْلِحْ : اور اصلاح کر

وَلَا تَتَّبِعْ : اور پیروی مت کرنا
سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ : نظم بگاڑنے والوں کے راستے کی

وَلَمَّا : اور جب
جَآءَ : آئے

مُوْسٰی : موسیٰؑ
لِمِیْقَاتِنَا : ہماری طے شدہ جگہ پر

وَكَلَّمَهٗ : اور کلام کیا انؑ سے
رَبُّهٗ : انؑ کے رب نے

قَالَ : تو انہوںؑ نے کہا
رَبِّ : اے میرے رب

اَرِنِیْٓ : تو مجھے دکھا
اَنْظُرْ : تو میں دیکھوں

اِلَیْكَ : تیری طرف
قَالَ : (اللہ نے) کہا

لَنْ تَرٰىنِیْ : تو ہرگز نہیں دیکھے گا مجھ کو
وَلٰكِنِ : اور لیکن

انْظُرْ : تو دیکھ
اِلَی الْجَبَلِ : اس پہاڑ کی طرف

فَاِنِ : پھر اگر
اسْتَقَرَّ : وہ برقرار رہا

مَكَانَهٗ : اپنی جگہ پر
فَسَوْفَ : تو عنقریب

تَرٰىنِیْ : تو دیکھے گا مجھ کو
فَلَمَّا : پھر جب

تَجَلّٰی : روشن ہوا
رَبُّهٗ : انؑ کا ربّ

لِلْجَبَلِ : اس پہاڑ کے لیے
جَعَلَهٗ : تو اُس نے کر دیا اس کو

دَكًّا : ہموار زمین
وَّخَرَّ : اور گر پڑے

مُوْسٰی : موسیٰؑ
صَعِقًا : بے ہوش ہو کر

فَلَمَّآ : پھر جب
اَفَاقَ : افاقہ ہوا

قَالَ : تو انہوںؑ نے کہا
سُبْحٰنَكَ : تیری پاکیزگی ہے

تُبْتُ اِلَیْكَ : میں توبہ کرتا ہوں
وَاَنَا : اور میں

اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ : ایمان لانے والوں کا سب سے پہلا ہوں

نوٹ: آیت ۱۴۲ میں تیس دن کے بجائے تیس راتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں مہینے قمری ہوتے ہیں اور قمری مہینہ چاند دیکھنے سے شروع ہوتا ہے' جو کہ رات ہی میں ہوسکتا ہے۔ اس لیے قمری مہینہ رات سے شروع ہوتا ہے۔ پھر اس کی ہر تاریخ غروب آفتاب سے شمار ہوتی ہے۔ جتنے آسمانی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مذاہب ہیں ان سب کا حساب اسی طرح قمری مہینوں سے شروع ہوتا ہے اور تاریخ غروب آفتاب سے شمار کی جاتی ہے۔ ابن عربی کا قول ہے کہ شمسی حساب دنیوی منافع کے لیے ہے اور قمری حساب اداءِ عبادات کے لیے ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۴۴ تا ۱۴۷

قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِكَلَامِیْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَكُنْ
مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ
شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾
سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا
یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ
سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ
الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

ل و ح

لَاحَ یَلُوْحُ (ن) لَوْحًا : کسی چیز کا نمایاں ہونا۔

لُوْحًا : گرم ہونا، پیاسا ہونا۔

لَوْحٌ ج اَلْوَاحٌ (اسم ذات) : ہر چوڑی چیز جیسے لکھنے کی تختی، کشتی کے تختے وغیرہ۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۵ اور ﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾﴾ (البروج) ''بلکہ وہ قرآن مجید ہے ایک محفوظ تختی میں۔'' ﴿وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾﴾ (القمر) ''اور ہم نے سوار کیا اس کو کچھ تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر۔''

لَوَّاحٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بہت گرم ہونے والا، جھلسنے والا۔ ﴿لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾﴾ (المدثر) ''جھلسنے والی ہے کھال کو۔''

ترکیب

(آیت ۱۴۵) فعل امر ''وَاْمُرْ'' کا جواب امر ہونے کی وجہ سے ''یَاْخُذُوْا'' مجزوم ہوا ہے۔ ''اُوْرِیْكُمْ'' میں واو زائدہ ہے اور قرآن مجید کا مخصوص املا ہے۔ (آیت ۱۴۷) ''بِاٰیٰتِنَا'' کی ''بِ'' پر عطف ہونے کی وجہ سے ''لِقَآءِ'' حالت جر میں آیا ہے۔

ترجمہ:

قَالَ : (اللہ نے) کہا	یٰمُوْسٰٓی : اے موسیٰ
اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ : میں نے ترجیح دی تجھ کو	عَلَی النَّاسِ : لوگوں پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِرِسٰلٰتِیْ : اپنے پیغام کے لیے
وَبِکَلَامِیْ : اور اپنے کلام کے لیے
فَخُذْ : پس تو پکڑ
مَآ : اُس کو جو
اٰتَیْتُکَ : میں نے دیا تجھ کو
وَکُنْ : اور تو ہو جا
مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ : شکر کرنے والوں میں سے
وَکَتَبْنَا : اور ہم نے لکھا
لَهٗ : اس کے لیے
فِی الْاَلْوَاحِ : تختیوں میں
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ : سب چیزوں میں سے
مَّوْعِظَةً : نصیحت ہوتے ہوئے
وَّتَفْصِیْلًا : اور تفصیل ہوتے ہوئے
لِّکُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز کے لیے
فَخُذْهَا : پس تو پکڑ اس کو
بِقُوَّةٍ : قوت سے
وَّاْمُرْ : اور تو حکم دے
قَوْمَكَ : اپنی قوم کو
یَّاْخُذُوْا : کہ وہ لوگ پکڑیں
بِاَحْسَنِهَا : اس کے بہترین کو
سَاُورِیْکُمْ : میں دکھاؤں گا تم لوگوں کو
دَارَ الْفٰسِقِیْنَ : نافرمانی کرنے والوں کا گھر
سَاَصْرِفُ : میں پھیر دوں گا
عَنْ اٰیٰتِیَ : اپنی نشانیوں سے
الَّذِیْنَ : ان لوگوں کو جو
یَتَکَبَّرُوْنَ : بڑے بنتے ہیں
فِی الْاَرْضِ : زمین میں
بِغَیْرِ الْحَقِّ : حق کے بغیر
وَاِنْ : اور اگر
یَّرَوْا : وہ لوگ دیکھیں
کُلَّ اٰیَةٍ : ساری نشانیاں
لَّا یُؤْمِنُوْا : تو (بھی) ایمان نہیں لائیں گے
بِهَا : ان پر
وَاِنْ : اور اگر
یَّرَوْا : وہ دیکھیں
سَبِیْلَ الرُّشْدِ : ہدایت کے راستے کو
لَا یَتَّخِذُوْهُ : تو نہیں پکڑیں گے اس کو
سَبِیْلًا : بطور راستے کے
وَاِنْ : اور اگر
یَّرَوْا : وہ دیکھیں
سَبِیْلَ الْغَیِّ : گمراہی کے راستے کو
یَتَّخِذُوْهُ : تو پکڑیں گے اس کو
سَبِیْلًا : بطور راستے کے
ذٰلِكَ : یہ ہے
بِاَنَّهُمْ : بسبب اس کے کہ انہوں نے
کَذَّبُوْا : جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو
وَکَانُوْا : اور وہ لوگ تھے
عَنْهَا : ان سے
غٰفِلِیْنَ : غفلت برتنے والے
وَالَّذِیْنَ : اور جنہوں نے
کَذَّبُوْا : جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَا : ہماری نشانیوں کو
وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ : اور آخرت کی ملاقات کو
حَبِطَتْ : اکارت ہوئے
اَعْمَالُهُمْ : ان کے اعمال

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

هَلْ يُجْزَوْنَ : انہیں کیا بدلہ دیا جائے گا   اِلَّا : سوائے اس کے

مَا : جو   كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ : وہ لوگ کرتے تھے

نوٹ ۱: آیت ۱۴۵ میں بِاَحْسَنِهَا سے مراد احکامِ الٰہی کا وہ صاف اور سیدھا مفہوم ہے جو عقلِ عام سے ہر وہ شخص سمجھ لے گا جس کی نیت میں فساد اور دل میں کجی نہ ہو۔ اور دَارُ الْفٰسِقِيْنَ دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان قوموں کے آثارِ قدیمہ پر سے گزرو گے جنہوں نے اللہ کی بندگی اور اطاعت سے منہ موڑا۔ انہیں دیکھ کر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایسی روش اختیار کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: آیت ۱۴۷ میں حبطِ اعمال کا مطلب ہے کہ اعمال ضائع ہو گئے' بارآور نہ ہوئے اور لاحاصل رہے۔ (یعنی زندگی میں اگر کچھ نیکیاں کی بھی تھیں تو آخرت میں ان کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملا۔ مرتب) اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانی سعی و عمل کے بارآور ہونے کا انحصار کلیتاً دو امور پر ہے۔ ایک یہ کہ وہ سعی و عمل اللہ کے قانونِ شرعی کی پابندی میں ہو۔ دوسرے یہ کہ اس سعی و عمل میں دنیا کے بجائے آخرت کی کامیابی پیشِ نظر ہو۔ یہ دو شرطیں جہاں پوری نہ ہوں گی وہاں لازماً حبطِ اعمال واقع ہوگا۔ جس نے اللہ کی ہدایت سے منہ موڑ کر' باغیانہ انداز میں دنیا میں کام کیا' ظاہر ہے کہ وہ اللہ سے کسی اجر کی توقع رکھنے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔ اور جس نے سب کچھ دنیا ہی کے لیے کیا اور آخرت کے لیے کچھ نہ کیا وہ کس طرح آخرت میں پھل پائے گا۔ (تفہیم القرآن)

آیات ۱۴۸ تا ۱۵۴

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا
يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا
اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ
مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ
رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۫ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ح ل ی

حَلِيَتْ يَحْلٰى (س) حَلْيًا : عورت کا زیور پہننا۔

حِلْيَةٌ ج حُلِيٌّ : زیور۔ ﴿وَتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً﴾ (النحل: ۱۴) ''اور تاکہ تم لوگ نکالو اس سے کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیور۔'' اور زیر مطالعہ آیت ۱۴۸۔

حَلّٰی یُحَلِّیْ (تفعیل) تَحْلِیَۃً : زیور پہنانا' آراستہ کرنا۔﴿یُحَلَّوْنَ فِیْھَا اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ﴾ (الکھف: ۳۱) ''وہ لوگ آراستہ کیے جائیں گے اس میں سونے کے کنگنوں سے۔''

ج س د

جَسِدَ یَجْسَدُ (س) جَسَدًا : خون کا چپکنا' چمٹنا۔

جَسَدٌ (اسم ذات بھی ہے) : بے جان جسم' دھڑ' ڈھانچا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۸۔

خ و ر

خَارَ یَخُوْرُ (ن) خُوَارًا : گائے کا ڈکارنا' آواز کرنا۔

خُوَارٌ (اسم ذات بھی ہے) : گائے کی آواز۔ زیر مطالعہ آیت ۱۴۸۔

ء س ف

أَسِفَ یَأْسَفُ (س) اَسَفًا : افسوس کرنا' غمگین ہونا۔

اَسِفٌ (صفت) : افسوسناک' غمگین۔ زیر مطالعہ آیت ۱۵۰۔

اَسَفٰی (اسم ذات) : افسوس' غم۔﴿یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ﴾ (یوسف: ۸۴) ''اے افسوس! یوسفؑ (کی جدائی) پر۔''

آسَفَ یُؤْسِفُ (افعال) اِیْسَافًا: غمگین کرنا' غصہ دلانا۔﴿فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْھُمْ﴾ (الزخرف: ۵۵) ''پھر جب انہوں نے غصہ دلایا ہم کو تو ہم نے انتقام لیا ان سے۔''

ج ر ر

جَرَّ یَجُرُّ (ن) جَرًّا : کھینچنا' گھسیٹنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۵۰۔

ش م ت

شَمِتَ یَشْمَتُ (س) شَمَاتًا : کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

اَشْمَتَ یُشْمِتُ (افعال) اِشْمَاتًا : کسی کو تکلیف دے کر دوسروں کو خوش کرنا' دشمن کو خوش کرنا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۵۰۔

س ک ت

سَکَتَ یَسْکُتُ (ن) سَکْتًا : تھم جانا' ساکت ہونا۔ زیر مطالعہ آیت ۱۵۴۔

ترکیب

(آیت ۱۴۸) ''وَاتَّخَذَ'' کا فاعل ''قَوْمُ مُوْسٰی'' ہے۔ اس کا مفعول ''عِجْلًا'' ہے۔ جبکہ ''جَسَدًا'' بدل ہے ''عِجْلًا'' کا۔ ''خُوَارٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لَہٗ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔ (آیت ۱۵۰) جب منادیٰ کے طور پر آتا ہے تو ''اِبْنَ اُمَّ'' ایک لفظ کے طور پر آتا ہے۔ اس لیے ''اُمَّ'' پر بھی نصب آئی ہے۔ اس کا مضاف الیہ یائے متکلم ہے جو گری ہوئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ:

وَاتَّخَذَ : اور بنایا
قَوْمُ مُوْسٰی : موسیٰؑ کی قوم نے
مِنْۢ بَعْدِهٖ : ان کے بعد
مِنْ حُلِيِّهِمْ : اپنے زیورات سے
عِجْلًا : ایک بچھڑا
جَسَدًا : جو ایک ڈھانچا تھا
لَّهٗ : اس کے لیے
خُوَارٌ : گائے کی ایک آواز تھی
اَلَمْ يَرَوْا : کیا انہوں نے دیکھا ہی نہیں
اَنَّهٗ : کہ وہ
لَا يُكَلِّمُهُمْ : کلام نہیں کرتا ان سے
وَلَا يَهْدِيْهِمْ : اور نہ ہی وہ ہدایت دیتا ہے ان کو
سَبِيْلًا : کسی راستے کی
اِتَّخَذُوْهُ : انہوں نے بنایا اس کو (الٰہ)
وَكَانُوْا : اور وہ لوگ تھے
ظٰلِمِيْنَ : ظلم کرنے والے
وَلَمَّا : اور جب
سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ : وہ لوگ پچھتائے
وَرَاَوْا : اور انہوں نے دیکھا
اَنَّهُمْ : کہ وہ
قَدْ ضَلُّوْا : گمراہ ہو گئے ہیں
قَالُوْا : تو انہوں نے کہا
لَئِنْ : یقیناً اگر
لَّمْ يَرْحَمْنَا : رحم نہ کیا ہم پر
رَبُّنَا : ہمارے رب نے
وَيَغْفِرْ لَنَا : اور نہ بخشا ہم کو
لَنَكُوْنَنَّ : تو ہم لازماً ہو جائیں گے
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ : خسارہ پانے والوں میں سے
وَلَمَّا : اور جب
رَجَعَ : لوٹے
مُوْسٰٓى : موسیٰؑ
اِلٰى قَوْمِهٖ : اپنی قوم کی طرف
غَضْبَانَ : غضبناک ہوتے ہوئے
اَسِفًا : غمگین ہوتے ہوئے
قَالَ : تو انہوںؑ نے کہا
بِئْسَمَا : کتنی بری ہے وہ جو
خَلَفْتُمُوْنِيْ : تم لوگوں نے جانشینی کی میری
مِنْۢ بَعْدِيْ : میرے بعد
اَ : کیا
عَجِلْتُمْ : جلد بازی کی تم لوگوں نے
اَمْرَ رَبِّكُمْ : اپنے رب کے حکم سے (پہلے)
وَاَلْقَى : اور انہوںؑ نے ڈالا
الْاَلْوَاحَ : تختیوں کو
وَاَخَذَ : اور پکڑا
بِرَاْسِ اَخِيْهِ : اپنے بھائی کے سر کو
يَجُرُّهٗٓ : کھینچتے ہوئے اس کو
اِلَيْهِ : اپنی طرف
قَالَ : (ہارونؑ نے) کہا
ابْنَ اُمَّ : اے میری ماں کے بیٹے
اِنَّ الْقَوْمَ : بے شک قوم نے
اسْتَضْعَفُوْنِيْ : کمزور سمجھا مجھ کو
وَكَادُوْا : اور قریب تھا کہ وہ لوگ
يَقْتُلُوْنَنِيْ : قتل کرتے مجھ کو
فَلَا تُشْمِتْ : پس تو خوش مت کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بِیَ : مجھ سے
الْاَعْدَآءَ : دشمنوں کو
وَلَا تَجْعَلْنِیْ : اور تو مت بنا مجھ کو
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والے لوگوں کے ساتھ
قَالَ : (موسیٰؑ نے) کہا
رَبِّ : اے میرے رب
اغْفِرْ لِیْ : تو بخش دے مجھ کو
وَلِاَخِیْ : اور میرے بھائی کو
وَاَدْخِلْنَا : اور تو داخل کر ہم دونوں کو
فِیْ رَحْمَتِكَ : اپنی رحمت میں
وَاَنْتَ : اور تو
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ : رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے
اِنَّ : بے شک
الَّذِیْنَ : جن لوگوں نے
اتَّخَذُوا : بنایا
الْعِجْلَ : بچھڑے کو (الٰہ)
سَیَنَالُهُمْ : ان کو پہنچے گا
غَضَبٌ : ایک غضب
مِّنْ رَّبِّهِمْ : ان کے رب (کی طرف) سے
وَذِلَّةٌ : اور کچھ ذلت
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا : دنیا کی زندگی میں
وَكَذٰلِكَ : اور اس طرح
نَجْزِی : ہم بدلہ دیتے ہیں
الْمُفْتَرِیْنَ : گھڑنے والوں کو
وَالَّذِیْنَ : اور جنہوں نے
عَمِلُوْا : عمل کیے
السَّیِّاٰتِ : برائیوں کے
ثُمَّ : پھر
تَابُوْا : انہوں نے توبہ کی
مِنْ بَعْدِهَا : ان کے بعد
وَاٰمَنُوْٓا : اور ایمان لائے
اِنَّ : تو بے شک
رَبَّكَ : آپؐ کا رب
مِنْ بَعْدِهَا : اس کے بعد (یعنی باوجود)
لَغَفُوْرٌ : یقیناً بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِیْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے
وَلَمَّا : اور جب
سَكَتَ : تھم گیا
عَنْ مُّوْسَی : موسیٰؑ سے
الْغَضَبُ : غصہ
اَخَذَ : تو انہوںؑ نے پکڑا
الْاَلْوَاحَ : تختیوں کو
وَفِیْ نُسْخَتِهَا : اور ان کی تحریر میں
هُدًی : ہدایت تھی
وَّرَحْمَةٌ : اور رحمت تھی
لِّلَّذِیْنَ : ان کے لیے جو
هُمْ لِرَبِّهِمْ : اپنے رب سے ہی
یَرْهَبُوْنَ : ڈرتے ہیں

نوٹ: آیت ۱۵۰ میں ایک بہت بڑے الزام سے حضرت ہارون علیہ السلام کو بَری کیا گیا ہے جو یہودیوں نے ان پر لگایا ہے۔ بائبل میں ہے کہ بنی اسرائیل کی فرمائش پر حضرت ہارونؑ نے سونے کا ایک بچھڑا بنا کر دیا اور اس کے

© rasailojaraid.com

لیے قربان گاہ بنائی (خروج۔باب ۳۲۔آیت ۱۔۶)

یہ عجیب بات ہے کہ بنی اسرائیل جن کو اللہ کا پیغمبر مانتے ہیں، ان میں سے کسی کی بھی سیرت کو انہوں نے داغدار کیے بغیر نہیں چھوڑا، اور الزام بھی ایسے سخت لگائے جو اخلاق و شریعت کی نگاہ میں بدترین جرائم شمار ہوتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قوم جب اخلاقی پستیوں میں گری اور ان کے علماء و مشائخ بھی ان میں ملوث ہوئے، تو انہوں نے ان تمام جرائم کو انبیاءؑ کی طرف منسوب کر ڈالا جن کا وہ خود ارتکاب کرتے تھے، تاکہ یہ کہا جاسکے کہ جب نبی تک ان چیزوں سے نہ بچ سکے تو پھر کون بچ سکتا ہے۔اس معاملہ میں یہودیوں کا حال ہندوؤں سے ملتا جلتا ہے، انہوں نے بھی اپنے دیوتاؤں اور اوتاروں کی زندگیاں بداخلاقی کے افسانوں سے سیاہ کی ہوئی ہیں تاکہ پنڈتوں اور پروہتوں کی اخلاقی پستیوں کا جواز رہے۔(تفہیم القرآن)

آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ
اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا
مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝۱۵۵ وَاكْتُبْ
لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ
وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا
يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۶ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ
عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ
وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷

ترکیب

(آیت ۱۵۵) ''اِخْتَارَ'' کا مفعول ''قَوْمَهٗ'' ہے، جبکہ ''سَبْعِيْنَ رَجُلًا'' اس کا بدل البعض ہے۔
(آیت ۱۵۷) ''اَلنَّبِيَّ'' اور ''الْاُمِّيَّ'' یہ دونوں ''الرَّسُوْلَ'' کی صفت ہیں لیکن ترجمہ بدل کے طور پر بہتر ہوگا۔

ترجمہ:

وَاخْتَارَ : اور چنے — مُوْسٰى : موسیٰؑ نے
قَوْمَهٗ : اپنی قوم سے — سَبْعِيْنَ رَجُلًا : ستر مرد
لِّمِيْقَاتِنَا : ہماری مقرر کردہ جگہ کے لیے — فَلَمَّآ : پھر جب
اَخَذَتْهُمُ : پکڑا ان کو — الرَّجْفَةُ : زلزلے نے
قَالَ : تو (موسیٰؑ نے) کہا — رَبِّ : اے میرے رب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لَوْ شِئْتَ : اگر تو چاہتا تو
اَهْلَكْتَهُمْ : تو ہلاک کر دیتا ان کو
مِّنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
وَاِيَّايَ : اور مجھ کو بھی
اَ : کیا
تُهْلِكُنَا : تو ہلاک کرتا ہے ہم کو
بِمَا : بسبب اس کے جو
فَعَلَ : کیا
السُّفَهَآءُ : بے وقوفوں نے
مِنَّا : ہم میں سے
اِنْ : نہیں ہے
هِيَ : یہ
اِلَّا : مگر
فِتْنَتُكَ : تیری آزمائش
تُضِلُّ : تو بھٹکاتا ہے
بِهَا : اس سے
مَنْ : اس کو' جس کو
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
وَتَهْدِيْ : اور تو ہدایت دیتا ہے (اس سے)
مَنْ : اس کو' جس کو
تَشَآءُ : تو چاہتا ہے
اَنْتَ : تو
وَلِيُّنَا : ہمارا کارساز ہے
فَاغْفِرْ لَنَا : پس تو بخش دے ہم کو
وَارْحَمْنَا : اور تو رحم کر ہم پر
وَاَنْتَ : اور تو
خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ : بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے
وَاكْتُبْ : اور تو لکھ دے
لَنَا : ہمارے لیے
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا : اس دنیا میں
حَسَنَةً : بھلائی
وَّفِي الْاٰخِرَةِ : اور آخرت میں (بھی)
اِنَّا هُدْنَآ : بے شک ہم نے رجوع کیا
اِلَيْكَ : تیری طرف
قَالَ : (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا
عَذَابِيْٓ : میرا عذاب
اُصِيْبُ : میں پہنچتا ہوں
بِهٖ : اس کے ساتھ
مَنْ : جس پر
اَشَآءُ : میں چاہتا ہوں
وَرَحْمَتِيْ : اور میری رحمت'
وَسِعَتْ : وہ وسیع ہوئی
كُلَّ شَيْءٍ : ہر چیز پر
فَسَاَكْتُبُهَا : پس میں لکھوں گا اس کو
لِلَّذِيْنَ : ان کے لیے جو
يَتَّقُوْنَ : تقویٰ (اختیار) کرتے ہیں
وَيُؤْتُوْنَ : اور پہنچاتے ہیں
الزَّكٰوةَ : زکوٰۃ کو
وَالَّذِيْنَ : اور وہ' جو
هُمْ بِاٰيٰتِنَا : ہماری نشانیوں پر ہی
يُؤْمِنُوْنَ : ایمان لاتے ہیں
اَلَّذِيْنَ : وہ لوگ جو
يَتَّبِعُوْنَ : پیروی کرتے ہیں
الرَّسُوْلَ : ان رسولؐ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلنَّبِیَّ : جو نبی ہیں	الْاُمِّیَّ : امّی ہیں
الَّذِیْ : وہ	یَجِدُوْنَهٗ : یہ لوگ پاتے ہیں جن کو
مَکْتُوْبًا : لکھا ہوا	عِنْدَهُمْ : اپنے پاس
فِی التَّوْرٰىةِ : تورات میں	وَالْاِنْجِیْلِ : اور انجیل میں
یَاْمُرُهُمْ : وہ حکم دیتے ہیں ان کو	بِالْمَعْرُوْفِ : نیکی کا
وَیَنْهٰىهُمْ : اور منع کرتے ہیں، ان کو	عَنِ الْمُنْكَرِ : برائی سے
وَیُحِلُّ : اور وہ حلال کرتے ہیں	لَهُمُ : ان کے لیے
الطَّیِّبٰتِ : پاکیزہ (چیزوں) کو	وَیُحَرِّمُ : اور حرام کرتے ہیں
عَلَیْهِمُ : ان پر	الْخَبٰٓئِثَ : ناپاک (چیزوں) کو
وَیَضَعُ : اور اتارتے ہیں	عَنْهُمْ : ان سے
اِصْرَهُمْ : ان کے بوجھ کو	وَالْاَغْلٰلَ : اور ان طوقوں کو
الَّتِیْ : جو کہ	كَانَتْ : تھے
عَلَیْهِمْ : ان پر	فَالَّذِیْنَ : پس جو لوگ
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	بِهٖ : انؐ پر
وَعَزَّرُوْهُ : اور تقویت دی انؐ کو	وَنَصَرُوْهُ : اور مدد کی انؐ کی
وَاتَّبَعُوا : اور پیروی کی	النُّوْرَ : اس نور کی
الَّذِیْٓ : جو کہ	اُنْزِلَ : اتارا گیا
مَعَهٗٓ : انؐ کے ساتھ	اُولٰٓئِكَ : تو وہ لوگ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : ہی مراد پانے والے ہیں	

نوٹ : آیت ۱۵۷ میں فلاح پانے کے لیے چار شرطیں ذکر کی گئی ہیں۔ اول رسول اللہ ﷺ پر ایمان، دوم آپؐ کی تکریم، سوم آپؐ کی امداد، چہارم قرآن کریم کی اتباع۔ زمانۂ نبوت میں تو یہ تائید ونصرت آپؐ کی ذات کے متعلق تھی اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے دین کی تائید ونصرت ہی رسول اللہ ﷺ کی تائید ونصرت ہے۔ ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ آیت کے شروع میں اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ کی اتباع کا ذکر ہے اور آیت کے آخر میں اس نور کی اتباع کا ذکر ہے جو آپؐ کے ساتھ اتارا گیا یعنی قرآن مجید۔ اس سے ثابت ہوا کہ نجاتِ آخرت قرآن وسنت دونوں کے اتباع پر موقوف ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۱۵۸ تا ۱۶۲

قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ۨ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٨﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٩﴾
وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۗ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۗ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ
مَّشْرَبَهُمْ ۗ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۗ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا
رَزَقْنٰكُمْ ۗ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ
الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ
خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۗ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ
لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾

ب ج س

بَجَسَ يَبْجُسُ (ن) وَبَجَسَ يَبْجِسُ (ض) بَجْسًا : زخم چیرنا‘ کسی تنگ جگہ سے پانی جاری کرنا۔

اِنْبَجَسَ يَنْبَجِسُ (انفعال) اِنْبِجَاسًا: کسی تنگ جگہ سے پانی جاری ہونا‘ پھوٹ بہنا۔ زیرِ مطالعہ آیت ۱۶۰۔

ترکیب

(آیت ۱۶۰) ’’قَطَّعْنَا‘‘ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے ’’اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ‘‘ حالتِ نصب میں آیا ہے۔ ’’اَسْبَاطًا‘‘ اور ’’اُمَمًا‘‘ اس کے معدود یعنی تمیز نہیں ہو سکتے‘ کیونکہ یہ جمع کے الفاظ ہیں۔ اس لیے ’’اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ‘‘ کا معدود محذوف ہے جو کہ ’’قَبِيْلَةً‘‘ ہوسکتا ہے‘ جبکہ ’’اَسْبَاطًا‘‘ اور ’’اُمَمًا‘‘ حال ہیں۔ (آیت ۱۶۰) ’’اِنْبَجَسَتْ‘‘ کا فاعل ہونے کی وجہ سے ’’اِثْنَتَا عَشْرَةَ‘‘ حالتِ رفع میں ہے اور ’’عَيْنًا‘‘ اس کا معدود یعنی تمیز ہے۔ (آیت ۱۶۱) ’’زَادَ يَزِيْدُ‘‘ کی عموماً ایک تمیز آتی ہے۔ یہاں ’’سَنَزِيْدُ‘‘ کی تمیز محذوف ہے اور ’’الْمُحْسِنِيْنَ‘‘ اس کا مفعول ہے۔

ترجمہ:

قُلْ : آپ کہیے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ : اے لوگو

اِنِّيْ : بے شک میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ : اللہ کا رسول ہوں

اِلَيْكُمْ : تم لوگوں کی طرف

جَمِيْعَا : سب کی طرف

الَّذِيْ لَهٗ : اُس (اللہ) کا جس کی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : زمین اور آسمانوں کی حکومت ہے

لَآ اِلٰهَ : کوئی الٰہ نہیں ہے

اِلَّا : مگر

هُوَ : وہی

يُحْيٖ : وہ زندگی دیتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَيُمِيۡتُ : اور وہ (ہی) موت دیتا ہے
فَاٰمِنُوۡا : پس تم لوگ ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَرَسُوۡلِهِ : اور اُس کے رسول پر

النَّبِيِّ : جو نبی ہیں
الۡاُمِّيِّ : اُمی ہیں

الَّذِيۡ : جو
يُؤۡمِنُ : ایمان رکھتے ہیں

بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَكَلِمٰتِهٖ : اور اس کے فرمانوں پر

وَاتَّبِعُوۡهُ : اور تم لوگ پیروی کرو انؐ کی
لَعَلَّكُمۡ : شاید کہ تم لوگ

تَهۡتَدُوۡنَ : ہدایت پاؤ
وَمِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰى : اور موسیٰ کی قوم میں سے

اُمَّةٌ : ایک ایسا گروہ ہے
يَّهۡدُوۡنَ : جو ہدایت دیتا ہے

بِالۡحَقِّ : حق کے ساتھ
وَبِهٖ : اور اس کے ساتھ

يَعۡدِلُوۡنَ : عدل کرتا ہے
وَقَطَّعۡنٰهُمُ : اور ہم نے تقسیم کیا ان کو

اثۡنَتَيۡ عَشۡرَةَ : بارہ (قبیلوں) میں
اَسۡبَاطًا : نسلیں ہوتے ہوئے

اُمَمًا : گروہ در گروہ ہوتے ہوئے
وَاَوۡحَيۡنَاۤ : اور ہم نے وحی کیا

اِلٰى مُوۡسٰى : موسیٰؑ کی طرف
اِذِ : جب

اسۡتَسۡقٰهُ : پانی مانگا انؑ سے
قَوۡمُهٗۤ : انؑ کی قوم نے

اَنِ : کہ
اضۡرِبۡ : آپؑ ماریے

بِّعَصَاكَ : اپنی لاٹھی سے
الۡحَجَرَ : اس پتھر کو

فَانۡۢبَجَسَتۡ : تو پھوٹ بہے
مِنۡهُ : اس سے

اثۡنَتَا عَشۡرَةَ : بارہ
عَيۡنًا : چشمے

قَدۡ عَلِمَ : جان لیا
كُلُّ اُنَاسٍ : سب لوگوں (یعنی قبیلہ) نے

مَّشۡرَبَهُمۡ : اپنے پینے کی جگہ کو
وَظَلَّلۡنَا : اور ہم نے سایہ کیا

عَلَيۡهِمُ : ان پر
الۡغَمَامَ : بادل کا

وَاَنۡزَلۡنَا : اور ہم نے اتارا
عَلَيۡهِمُ : ان پر

الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى : مَن و سلویٰ
كُلُوۡا : کھاؤ

مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا : اس کی پاکیزہ (چیزوں) میں سے جو
رَزَقۡنٰكُمۡ : ہم نے عطا کیا تم کو

وَمَا ظَلَمُوۡنَا : اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا
وَلٰكِنۡ : اور لیکن (یعنی بلکہ)

كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ : وہ لوگ ظلم کرتے تھے اپنے آپ پر
وَاِذۡ : اور جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قِیْلَ : کہا گیا	لَھُمْ : ان سے
اسْکُنُوْا : تم لوگ سکونت اختیار کرو	ھٰذِہِ الْقَرْیَۃَ : اس بستی میں
وَکُلُوْا : اور کھاؤ	مِنْھَا : اس میں
حَیْثُ : جہاں سے	شِئْتُمْ : تم لوگ چاہو
وَقُوْلُوْا : اور کہو	حِطَّۃٌ : معافی ہو
وَّادْخُلُوا : اور داخل ہو	الْبَابَ : دروازے میں
سُجَّدًا : سجدہ کرنے والوں کی حالت میں	نَّغْفِرْ : تو ہم بخش دیں گے
لَکُمْ : تمہارے لیے	خَطِیْٓئٰتِکُمْ : تمہاری خطاؤں کو
سَنَزِیْدُ : ہم زیادہ کریں گے (بلحاظ درجہ)	الْمُحْسِنِیْنَ : بلاکم وکاست کام کرنے والوں کو
فَبَدَّلَ : تو بدل دیا	الَّذِیْنَ : ان لوگوں نے جنہوں نے
ظَلَمُوْا : ظلم کیا	مِنْھُمْ : ان میں سے
قَوْلاً : بات کو	غَیْرَ الَّذِیْ : اس کے علاوہ جو
قِیْلَ : کہا گیا	لَھُمْ : ان سے
فَاَرْسَلْنَا : پھر ہم نے بھیجا	عَلَیْھِمْ : ان پر
رِجْزًا : ایک عذاب	مِّنَ السَّمَآءِ : آسمان سے
بِمَا : بسبب اس کے جو	کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ : وہ ظلم کرتے تھے

نوٹ: آیت ۱۵۸ اس بات کی دلیل ہے کہ نبوت رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی اور آپؐ قیامت تک ساری دنیا کے پیغمبر ہیں۔ غزوۂ تبوک میں آپؐ تہجد کی نماز کے لیے اٹھے تو کچھ صحابہ کرامؓ آپؐ کی حفاظت کرنے لگے۔ نماز کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ مجھے دی گئی ہیں' مجھ سے پہلے یہ رعایتیں کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں دی گئیں: (۱) میں دنیا جہان کے لوگوں کی طرف پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ اس سے پہلے ہر رسول صرف اپنی قوم کی طرف ہی رسول ہو کر آتا رہا ہے۔ (۲) مجھے صرف رعب سے ہی دشمن پر نصرت حاصل ہو جاتی ہے۔ (۳) مالِ غنیمت میرے اور میری اُمت کے لیے حلال کر دیا گیا۔ مجھ سے پہلے مالِ غنیمت کھانا گناہ کبیرہ تھا۔ (۴) ساری زمین میرے لیے پاک ہے اور مسجد ہے۔ جہاں کہیں نماز کا وقت آیا اسی مٹی سے مسح یعنی تیمّم کیا اور اسی مٹی پر نماز پڑھ لی۔ مجھ سے پہلے لوگ صرف اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے تھے۔ (۵) مجھ سے کہا گیا کہ ایک درخواست کی اجازت ہے' مانگ لو۔ میں نے اپنا سوال یوم قیامت پر اٹھا رکھا ہے۔ وہ تمہارے لیے ہے اور قائل توحید کے لیے ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی یہودی یا نصرانی نے میری امت سے میرے آنے کی خبر سن لی مگر مجھ پر ایمان نہیں لایا تو وہ جنت میں نہیں جا سکتا۔ (ابن کثیر)

© rasailojaraid.com